از عدالتِ عظمیٰ

ٹیکسٹائل پراسیسرز ایسوسی ایشن، بذریعے اس کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر نیتن ٹھاکر

بنام

چیف سیکرٹری، ریاست گجرات ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 4 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آلودگی- صنعتی فضلہ دریا میں چھوڑ دیا گیا- متاثرہ گاؤں- عدالتِ عالیہ کی مجموعی کاروبار کا ایک فیصد ادا کرنے کی ہدایت— صنعتیں ابھی تک کام کرنا اور منافع پیدا کرنا شروع نہیں کر سکیں- انڈسٹریز عدالت عالیہ کی جانب سے اس معاملے میں دوبارہ جانے کے لیے ظاہر کی گئی مشکلات کے پیش نظر— صنعتیں عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کریں گی- خصوصی اجازت کے دائرہ اختیار کے تحت مداخلت کا استعمال نہیں کیا گیا۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 136- خصوصی اجازت کا دائرہ اختیار- عدالت عالیہ کے ذریعے زیر غور آنے والا معاملہ اس لیے خصوصی اجازت کے دائرہ اختیار کے تحت مداخلت کرنے کا رجحان نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 617، سال 1995۔

1995 میں ایس سی اے نمبر 770 میں گجرات ہائی کورٹ کے 7.8.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے جی راما سوامی، ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، ریوتی راگھون، ڈاکٹر سونیا ہورا اور گنپتی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔ایسوسی ایشن کی طرف سے دائر کی گئی یہ خصوصی اجازت کی درخواست اپیل دائر کرنے کے لیے اجازت طلب کرتی ہے۔ سینئر وکیل، شری جی راما سوامی کی طرف سے ہمارے نوٹس میں لائی جانے والی اہم شکایت یہ ہے کہ درخواست گزار-ایسوسی ایشن کی کچھ صنعتیں زون سے باہر ہیں اور ان صنعتوں سے خارج ہونے والا فضلہ براہ راست کھاری کٹ نہر کی طرف نہیں جا رہا ہے جس سے عدالت عالیہ کے ذریعے شناخت کیے گئے 11 دیہاتوں میں پانی متاثر ہو رہا ہے۔اگرچہ عدالت عالیہ نے صنعتوں کے حق میں مثبت فیصلہ دیا تھا، اس کے باوجود عدالت عالیہ نے انہیں مجموعی کاروبار میں 1 فیصد حصہ ڈالنے کی ہدایت کی تھی۔بہت سی صنعتیں جن کی درخواست گزار-ایسوسی ایشن نمائندگی کر رہی ہے، نقصان میں چل رہی ہیں۔ نتیجتاً، ہر صنعت کو عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق اپنی رقم سے رقم ادا کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ منافع سے۔

فاضل سینئر وکیل ڈاکٹر اے ایم سنگھوی مزید بتاتے ہیں کہ یونٹوں کے پاس پہلے سے ہی عارضی علاج کا منصوبہ اور ثانوی علاج کا منصوبہ ہے اور وہ فضلہ جمع کرتے ہیں تاکہ اخراج پیدا نہ ہو۔جب تک صنعتیں کام کرنا شروع نہیں کرتی ہیں، ان صنعتوں کے ذریعے آمدنی پیدا کرنا، عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کرنا مشکل ہوگا۔لہذا، عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی وجہ سے عملی طور پر تمام صنعتیں، جیسا کہ عدالت عالیہ نے پایا، اگرچہ وہ 11 دیہاتوں کی طرف جانے والے پانی کو آلودہ کرنے والے فضلے کو خارج نہیں کر رہی تھیں، لیکن انہیں کام کرنے سے روک دیا گیا۔ نتیجتاً انہیں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ان دعووں کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ہماری طرف سے نہیں بلکہ عدالت عالیہ کی طرف سے غور کیا جانا چاہیے۔ہم آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں کیونکہ یہ عدالت عالیہ کے زیر غور معاملات ہیں۔درخواست گزار کے وکیل جائزے کے لیے درخواست دائر کرنے کا عہد کرتے ہیں اور چیزوں کی فٹنس میں، یہ حکم سے متاثرہ ہر صنعت کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ عدالت عالیہ سے رجوع کرے اور اس کے سامنے ضروری حقائق پیش کرے اور اگر ضروری سمجھا جائے تو مناسب ہدایت حاصل کرے۔انہیں آزادی دی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد درخواست دائر کریں۔یہ عدالت عالیہ کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ اسے ضرورت کے مطابق نمٹائے۔

ایس۔ایل۔پی کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document